۲۴۔ سفرنامۂ بمبئی

علامہ اقبالؔ

پہلی بات : ادبی زبان میں سفر کے حالات کا بیان 'سفرنامہ' کہلاتا ہے۔ مسافر یا سفر کرنے والا ادیب جن مقامات سے گزرتا ہے، وہاں جن علاقوں کو دیکھتا اور جن لوگوں سے ملتا ہے، ان کا سچا اور حقیقی بیان وہ اپنے سفرنامے میں کرتا ہے۔ مقامات کا فطری ماحول، لوگوں کے عادات و اطوار اور تہذیبی حالات سفرنامے کے موضوعات ہوتے ہیں۔ جب ہم کسی ادیب یا شاعر کا سفرنامہ پڑھتے ہیں تو اس میں بیان کی شگفتگی سے سفر کی تصویریں نظر کے سامنے سے گزرنے لگتی ہیں۔

جان پہچان : ڈاکٹر سر شیخ محمد اقبال جنھیں ہم علامہ اقبالؔ کے نام سے جانتے ہیں، ۹؍ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ انھیں 'شاعرِ مشرق' اور 'حکیم الامت' کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی نظمیں 'بچے کی دعا، ہمدردی، مکڑا اور مکھی، پرندے کی فریاد' وغیرہ نہایت مشہور ہیں۔ 'بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، جاوید نامہ' اور 'پیامِ مشرق' ان کی اہم کتابوں میں شامل ہیں۔ اقبالؔ نے اپنی شاعری کے ذریعے قوم کو حرکت و عمل اور خودی کی تعلیم دی۔ ۲۱؍ اپریل ۱۹۳۸ء کو انھوں نے وفات پائی۔

علامہ اقبالؔ نے اپنی زندگی میں کئی ممالک کے سفر کیے تھے۔ ۱۹۰۵ء میں وہ ممبئی کے راستے یورپ کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اپنے سفرنامے میں انھوں نے ممبئی کا ذکر بہت دلچسپ انداز میں کیا ہے۔

۳؍ ستمبر کی صبح کو دہلی میں دوستوں سے رخصت ہو کر مَیں بمبئی روانہ ہوا اور ۴؍ کو خدا خدا کر کے اپنے سفر کی پہلی منزل پر پہنچا۔ ریلوے اسٹیشن پر تمام ہوٹلوں کے ٹکٹ ملتے ہیں۔ میں نے انگلش ہوٹل میں قیام کیا اور تجربے سے معلوم کیا کہ یہ ہوٹل ہندوستانی طلبہ کے لیے جو ولایت جارہے ہوں، نہایت موزوں ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ شہر کے باقی تمام ہوٹلوں کی نسبت ارزاں ہے۔ صرف تین روپے یومیہ دو اور ہر قسم کا آرام حاصل کرلو۔ یہاں کا منتظم ایک پارسی پیر مرد ہے۔ دکانداری نے اس کو ایسا عجز سکھایا کہ ہمارے بعض علما میں باوجود عبادت اور مرشدِ کامل کی صحبت میں بیٹھنے کے بھی ویسا انکسار پیدا نہیں ہوتا۔

اس ہوٹل میں ایک یونانی بھی آ کر مقیم ہوا جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولتا تھا۔ میں نے ایک روز اس سے پوچھا، ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' بولا، ''چین سے آیا ہوں۔ اب ٹرانسوال جاؤں گا۔'' میں نے پوچھا، ''چین میں تم کیا کرتے تھے؟'' کہنے لگا، ''سوداگری کرتا تھا لیکن چینی لوگ ہماری چیزیں نہیں خریدتے۔'' میں نے سن کر دل میں کہا، ''ہم ہندیوں سے تو یہ افیمی عقلمند نکلے کہ اپنے ملک کی صنعت کا خیال رکھتے ہیں۔''

ایک شب میں کھانے کے کمرے میں تھا کہ دو جنٹلمین میرے سامنے آ بیٹھے۔ ان کی شکل سے معلوم ہوتا تھا کہ یوروپین ہیں۔ فرانسیسی میں باتیں کرتے تھے۔ آخر جب کھانا کھا کر اُٹھے تو ایک نے کرسی کے نیچے سے اپنی ترکی ٹوپی نکال کر پہنی جس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ کوئی ترک ہے۔ میری طبیعت بہت خوش ہوئی اور مجھے یہ فکر پیدا ہوئی کہ کسی طرح ان سے ملاقات ہو۔ دوسرے روز میں نے اس سے باتیں شروع کیں۔ وہ یورپ کی اکثر زبانیں سوائے انگریزی کے جانتا تھا۔ میں نے پوچھا ''فارسی جانتے ہو؟'' بولا، ''بہت کم''۔ پھر میں نے فارسی میں اس سے گفتگو شروع کی لیکن وہ یہ نہ سمجھتا تھا۔ آخر بہ مجبوری ٹوٹی پھوٹی عربی میں اس سے باتیں کیں۔

ایک روز سرِ شام میں اور یہ ترک جنٹلمین بمبئی کا اسلامیہ مدرسہ دیکھنے چلے گئے۔ وہاں اسکول کے گراونڈ میں مسلمان طلبہ

کرکٹ کھیل رہے تھے۔ ہم نے ان میں سے ایک کو بلایا اور اسکول کے متعلق بہت سی باتیں اس سے دریافت کیں۔ میں نے اس طالب علم سے پوچھا کہ انجمن اس اسکول کو کالج کیوں نہیں بنا دیتی؟ اس نے جواب دیا، ''اس کے علاوہ اور اچھے اچھے کالج بمبئی میں موجود ہیں۔ جیسی تعلیم ان میں ہوتی ہے، ویسی سرِ دست ہم یہاں ابھی نہیں دے سکتے۔'' یہ جواب سن کر میں بہت خوش ہوا۔ میرا خیال تھا کہ بمبئی جیسے شہر میں مسلمانوں کا کالج ضرور ہوگا کیوں کہ یہاں کے مسلمان تموّل میں کسی اور قوم سے پیچھے نہیں ہیں لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ تموّل کے ساتھ ان میں عقل بھی ہے۔

غرض یہ کہ بمبئی (خدا اسے آباد رکھے) عجیب شہر ہے۔ بازار کشادہ، ہر طرف پختہ سر بہ فلک عمارتیں ہیں کہ دیکھنے والے کی نگاہ ان سے خیرہ ہوتی ہے۔ بازاروں میں گاڑیوں کی آمد و رفت اس قدر ہے کہ پیدل چلنا محال ہو جاتا ہے۔ یہاں ہر چیز مل سکتی ہے۔ یورپ امریکہ کے کارخانوں کی کوئی چیز طلب کرو، فوراً ملے گی؛ البتّہ ایک چیز ایسی ہے جو اس شہر میں نہیں مل سکتی یعنی فراغت۔

یہاں پارسیوں کی آبادی اسّی نوّے ہزار کے قریب ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام شہر ہی پارسیوں کا ہے۔ اس قوم کی صلاحیت نہایت قابلِ تعریف ہے اور ان کی دولت و عظمت بے اندازہ۔ یہ لوگ عام طور پر سب کے سب دولت کمانے کی فکر میں ہیں اور کسی چیز پر اقتصادی پہلو کے سوا کسی اور پہلو سے نگاہ ہی نہیں ڈال سکتے۔ علاوہ اس کے نہ کوئی ان کی زبان ہے، نہ ان کا کوئی لٹریچر ہے اور طرّہ یہ کہ فارسی کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ میں نے اسکول کے پارسی لڑکوں اور لڑکیوں کو بازار میں پھرتے دیکھا۔ ان کی خوب صورت آنکھیں اسّی فی صدی کے حساب سے عینک پوش تھیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عینک پوشی پارسیوں کا قومی فیشن ہوتا جا رہا ہے۔ اس شہر کی تعلیمی حالت عام طور پر نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ ہمارے ہوٹل کا حجام ہندوستان کی تاریخ کے بڑے بڑے واقعات جانتا تھا۔ گجراتی کے اخبار ہر روز پڑھتا تھا اور جاپان اور روس کی لڑائی سے پورا باخبر تھا۔ دادا بھائی کا نام بڑی عزّت سے لیتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا، ''نوروجی انگلستان میں کیا کرتے ہیں؟'' بولا، ''ہجور! کالوں کے لیے لڑتے ہیں۔''

ہوٹل کے نیچے مسلمان دکاندار ہیں۔ میں نے دیکھا، وہ ہر روز گجراتی اخبار پڑھتے تھے۔ میں نے ایک روز ان سے پوچھا، ''تم اُردو پڑھ سکتے ہو؟'' کہنے لگے، ''نہیں، سمجھ سکتے ہیں، پڑھنا نہیں جانتے۔'' میں نے پوچھا، ''جب مولوی تمھارا نکاح پڑھاتا ہے تو کون سی زبان بولتا ہے؟'' مسکرا کر بولا، ''اُردو یہاں ہر کوئی سمجھ سکتا ہے اور ٹوٹی پھوٹی بول بھی لیتا ہے۔'' ہمارے ہوٹل کا سیٹھ (وہی ہوٹل والا پیر مرد) کبھی ہندوستان نہیں گیا مگر اُردو خاصی بول لیتا تھا۔

میں بمبئی یعنی بابِ لندن کی کیفیت دیکھ کر حیران ہوں۔ خدا جانے لندن کیسا ہوگا جس کا دروازہ ایسا عظیم الشّان ہے۔ ۷/ستمبر کو چھے بجے ہم وکٹوریا ڈاک پر پہنچے جہاں مختلف کمپنیوں کے جہاز کھڑے تھے۔ اللہ اکبر! یہاں کی دنیا ہی نرالی ہے۔ کئی طرح کے جہاز اور سیکڑوں کشتیاں ڈاک میں کھڑی ہیں اور مسافر سے کہہ رہی ہیں کہ سمندر کی وسعت سے نہ ڈر، خدا نے چاہا تو ہم تجھے صحیح و سلامت منزلِ مقصود پر پہنچا دیں گے۔

خیر، طبّی معائنے کے بعد میں اپنے جہاز پر سوار ہوا۔ بہت سے لوگ بھی جہاز پر سوار ہوئے۔ ان کے دوستوں اور رشتے داروں کا ہجوم ڈاک پر تھا۔ کوئی تین بجے جہاز نے حرکت کی اور ہم اپنے دوستوں کو سلام کہتے اور رومال ہلاتے ہوئے سمندر پر چلے گئے۔ یہاں تک کہ موجیں اِدھر اُدھر سے آ کر ہمارے جہاز کو چومنے لگیں۔

معنی و اشارات

لفظ	معنی
وِلایت	مراد انگلستان
ارزاں	سستا
پیر مرد	بوڑھا آدمی
مرشدِ کامل	اللہ والے بزرگ
جنٹلمین	شریف آدمی
سرِ دست	فی الحال
تموّل	دولت مندی
سربہ فلک	آسمان کو چھوتی ہوئی، بہت اونچی
لٹریچر	ادب
طرّہ	مراد اکڑ، غرور
ہندوستان	یہاں مراد شمالی ہندوستان
بابِ لندن	گیٹ وے آف انڈیا (ممبئی)
ڈاک	بحری جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہ (dock)

مشق

✤ ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ سفرنامہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ اقبالؔ نے ممبئی کو بمبئی کیوں لکھا ہے؟

۳۔ ولایت جانے والے ہندوستانی طلبہ کے لیے انگلش ہوٹل کیوں موزوں ہے؟

۴۔ اقبالؔ نے چینی لوگوں کے تعلق سے اپنے دل میں کیا کہا؟

۵۔ اس سبق میں اقبالؔ نے کن زبانوں کا ذکر کیا ہے؟

۶۔ بقول اقبالؔ بمبئی میں کون سی چیز نہیں مل سکتی؟

۷۔ سبق میں کس قوم کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے؟

۸۔ اقبالؔ بمبئی میں کس چیز کو دیکھ کر حیران ہوئے؟

۹۔ اقبالؔ کو بمبئی شہر کی تعلیمی حالت کیسی معلوم ہوئی؟

۱۰۔ ڈاک میں کھڑے جہاز اور کشتیاں مسافر سے کیا کہہ رہی ہیں؟

✤ مختصر جواب لکھیے:

۱۔ اقبالؔ نے انگلش ہوٹل کے پارسی پیر مرد کے تعلق سے کیا بات کہی ہے؟

۲۔ اسلامیہ مدرسے کے طالبِ علم کا جواب سن کر اقبالؔ نے بمبئی کے مسلمانوں کے بارے میں کس خیال کا اظہار کیا؟

۳۔ بمبئی کو اقبالؔ نے کس لحاظ سے عجیب شہر کہا ہے؟

۴۔ پارسی قوم کی صلاحیت کے بارے میں اقبالؔ کی رائے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

۵۔ انگلش ہوٹل کے حجام کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

غور کر کے بتائیے

یونانی اور ترک مسافروں کے کردار پر غور کیجیے اور اپنے الفاظ میں ان سے متعلق تین تین جملے لکھیے۔

زورِ قلم

اپنے کسی یادگار سفر کو اپنے ساتھیوں سے بیان کر کے اس پر گفتگو کیجیے اور اس کا احوال کم از کم دس جملوں میں اپنے لفظوں میں تحریر کیجیے۔

تلاش و جستجو

(۱) سبق سے مکالمات کی جوڑیاں تلاش کر کے لکھیے:

مثلاً: میں نے پوچھا، ”چین میں تم کیا کرتے تھے؟“
کہنے لگا، ”سوداگری کرتا تھا۔“

(۲) اس سبق میں جن ملکوں کے ناموں کا ذکر ہے ان کی فہرست بنائیے۔

عبارت آموزی

ہمارا ہم سفر ایک پادری ہے جو جنوبی ہندوستان سے آیا ہے اور اب اٹلی جارہا ہے۔ گزشتہ رات کسی نے مجھ سے کہا کہ یہ فرانسیسی پادری بہت سی زبانیں جانتا ہے اور روسی خوب بولتا ہے۔ میں اس کے پاس جا کھڑا ہوا اور ادھر ادھر کی باتوں کے بعد پوچھا کہ ٹالسٹائی کی نسبت تمھارا کیا خیال ہے؟ اس نے میرے سوال پر نہایت حیرانی ظاہر کی اور پوچھا کہ ٹالسٹائی کون ہے؟ مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ یہ شخص روسی جانتا ہے اور ٹالسٹائی کے مشہور نام سے واقف نہیں!

یاد رکھیے: ٹالسٹائی روسی زبان کا مشہور ترین ناول نگار تھا۔ مصیبت زدہ روسی عوام سے اسے ہمدردی تھی۔ اس نے نہ صرف روس کے امیروں کے بارے میں بلکہ نچلے طبقے کے لوگوں کے بارے میں بھی اپنے ناولوں اور افسانوں میں خوب لکھا ہے۔ اس کا ناول 'جنگ اور امن' ساری دنیا میں مشہور ہے۔

سوالات:

۱۔ جہاز میں علامہ اقبالؔ کا ہم سفر کون تھا؟

۲۔ ہم سفر کہاں سے آیا تھا اور کہاں جارہا تھا؟

۳۔ اپنے ہم سفر کے بارے میں اقبالؔ کو کیا بات معلوم ہوئی؟

۴۔ اقبالؔ نے ہم سفر سے کس کے بارے میں سوال کیا؟

۵۔ ہم سفر کا جواب سن کر اقبالؔ کو حیرت کیوں ہوئی؟

۶۔ روسی ناول نگار کا کون سا ناول دنیا بھر میں مشہور ہے؟

آیئے زبان سیکھیں

مرکب الفاظ:

چھٹی جماعت میں آپ نے دو اسموں سے مل کر بننے والے مرکب الفاظ کی مثالیں پڑھی ہیں مثلاً جان پہچان، بیل گاڑی، پھلجھڑی وغیرہ۔ اب مرکب الفاظ بنانے کے کچھ اور طریقے دیے جاتے ہیں۔

سبق 'قطب جنوبی کا مہم جو' کے عنوان میں مرکب لفظ کی ایک مثال ہے: مہم جو۔ آپ لاحقے یعنی لفظی جز کے ملانے سے بننے والے الفاظ بھی جانتے ہیں۔ 'مہم جو' اسی کی مثال ہے۔ اس میں

مہم + جو

یعنی اسم + امر

سے مرکب لفظ بنتا ہے۔ دوسری مثالیں:

سایہ دار، لذت آمیز، دشوار گزار، مردم خیز، دل گیر، وغیرہ

- پڑھے ہوئے اسباق سے ایسی ہی اور مثالیں تلاش کرکے لکھیے۔

☆☆☆☆

اسم کی تکرار : پتا پتا، بوٹا بوٹا، بچہ بچہ، قطرہ قطرہ

صفت کی تکرار : خالی خالی، ہرا ہرا، لمبے لمبے، گورا گورا

متعلق فعل کی تکرار: آہستہ آہستہ، جلدی جلدی، روتے روتے، کیسی کیسی

صفت + اسم : خوش دل، بدتمیز، تر نوالہ، پاک دامن

ہم معنی الفاظ : آل اولاد، بال بچے، صورت شکل، مار پیٹ

اسم فاعل : پہرے دار، کوچ بان، سنگ تراش، کاشت کار

- پڑھے ہوئے اسباق سے ہر طرح کی تین تین مثالیں تلاش کرکے لکھیے۔

☆☆☆☆